غزل

عازم عدنان

چشمہ نم کا مزا ہے تنہائی — عشق محفل قضا ہے تنہائی
غم سکوں میں جہاں پہ ڈھلتا ہے — وہ مکمل فضا ہے تنہائی
سلسلہ درد کا نہیں رکتا — آجکل کیوں خفا ہے تنہائی
خواہشیں بے شمار دنیا میں — ہر کسی کی جدا ہے تنہائی
اجنبی شہر اجنبی گلیاں — ہم پہ ہی کیوں فدا ہے تنہائی
کوئی عادی اگر ہوا تو پھر — اس پہ کرتی جفا ہے تنہائی
جس پے غم کا نہیں پڑا سا یہ — پوچھتا ہے کہ کیا ہے تنہائی
آتے جاتے ہیں یاں گدا وفقیر — دوست ایک سلسلہ ہے تنہائی
ہجر کی آہ ہو کہ وصل کی چاہ — پینی پڑتی دوا ہے تنہائی

گزریں یادوں میں کون جیتا ہے
کس پے رہتی سدا ہے تنہائی